# تفسیر سورۂ عصر

یہ سورت مکی ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

وَالۡعَصۡرِ ① اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِيۡ خُسۡرٍ ② اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ

زمانے کی قسم ① بے شک انسان خسارے میں ہے ② سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین

وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ③ ع 1/3 28

کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی ③

**عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا سورۂ عصر سے قرآن کا اعجاز معلوم کرنا:** ائمۂ تفسیر نے ذکر کیا ہے کہ عمرو بن عاص مسیلمہ کذاب کے پاس گئے، یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت تو ہو چکی تھی مگر عمرو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، مسیلمہ نے عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آج کل تمھارے ساتھی پر کیا نازل ہوا ہے؟ عمرو نے جواب دیا کہ آپ پر ایک مختصر مگر بہت ہی بلیغ سورت نازل ہوئی ہے، اس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ تو انھوں نے سورۂ عصر پڑھ کر سنا دی تو مسیلمہ نے کچھ دیر سوچا اور پھر کہنے لگا کہ اس طرح کی سورت تو مجھ پر بھی نازل ہوئی ہے، عمرو نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ تو مسیلمہ نے کہا: [يَاوَبْرُ! يَا وَبْرُ! إِنَّمَا أَنْتَ أُذُنَانِ وَصَدْرٌ، وَسَائِرُكَ حَقْرٌ نَقْرٌ] ''اے وبر! اے وبر! تیرے دو کان اور ایک سینہ ہے اور باقی تیرا سارا جسم حقیر، بے ہنگم اور بے ڈول ہے۔'' پھر اس نے پوچھا: عمرو! تمھاری کیا رائے ہے؟ تو عمرو نے اسے جواب دیا: اللہ کی قسم! تو جانتا ہے کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔[1]

ابو بکر خرائطی نے بھی اپنی مشہور و معروف کتاب مساوئ الأخلاق کی دوسری جلد میں اس واقعے کو قریباً اسی طرح بیان کیا ہے۔[2] وَبر ایک چھوٹا سا جانور ہے جو بلی سے مشابہت رکھتا ہے، اس کے جسم کا بڑا حصہ دو کانوں اور سینہ پر مشتمل ہوتا ہے اور باقی حصہ بہت چھوٹا اور بدصورت ہوتا ہے۔ مسیلمہ نے یہ اول فول بک کر قرآن کا مقابلہ کرنا چاہا تھا مگر اس سے تو وہ شخص بھی قائل نہ ہوا جو اس وقت ابھی بتوں کا پجاری تھا۔ امام طبرانی نے عبداللہ بن حصن ابو مدینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام میں سے دو شخص جب بھی آپس میں ملاقات کرتے تو اس وقت تک جدا نہ ہوتے جب تک ایک دوسرے کو

---

① جامع العلوم والحكم لابن رجب :285/1، تحت الحديث:11 مختصراً. ② مساوئ الأخلاق للخرائطي، باب الرجل: يورى عن الكذب بمعاريض الكلام :179/1(C.D).

مکمل سورۂ عصر نہ سنا دیتے اور پھر ایک دوسرے کو سلام کہہ کر رخصت ہو جاتے۔ ① امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ لوگ اگر اس سورت پر غور کریں تو ہدایت و رہنمائی کے لیے یہ کافی ثابت ہو۔

## تفسیر آیات: 1-3

﴿ الْعَصْرِ ① ﴾ کا مفہوم اور خسارے سے مستثنیٰ لوگ: عصر سے مراد یہ زمانہ ہے جس میں بنو آدم سے اچھی یا بری حرکات سرزد ہوتی ہیں، امام مالک نے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ اس سے شام کا وقت مراد ہے، ② لیکن مشہور پہلا قول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر قسم کھائی ہے کہ انسان خسارے اور ہلاکت میں ہے۔ ﴿ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ ”سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔“ یعنی جنس انسان میں سے وہ لوگ خسارے سے مستثنیٰ ہیں جو اپنے دلوں کے ساتھ ایمان لائے اور اپنے اعضاء کے ساتھ عمل کر کے اس ایمان پر مہر تصدیق ثبت کی، ﴿ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ ﴾ ”اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی“ اس سے مراد طاعات کو بجالانا اور محرمات کو ترک کرنا ہے۔ ﴿ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③ ﴾ ”اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔“ یعنی مصائب و اقدار پر صبر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والوں کو پہنچنے والی تکلیف پر صبر کرنے کی تاکید کرتے رہے۔

سورۂ عصر کی تفسیر مکمل ہوگئی ہے۔

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ.

① المعجم الأوسط للطبرانی: 36/4، حدیث: 5124. تفسیر ابن کثیر کے بعض نسخوں میں ابو مدینہ کا نام عبیداللہ بن حصن اور بعض میں عبیداللہ بن حفص ہے لیکن درست نام وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے جیسا کہ المعجم الأوسط کے مذکورہ حوالے میں علی بن مدینی ؒ کے حوالے سے ان کا یہ نام مذکور ہے۔ ② تفسیر الطبری: 371/30 عن الحسن.